امیر الامراء نواب نجیب الدولہ ثابت جنگ
اور
جنگ پانی پت

(۴)

(از جناب مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی اکبر آبادی)

درانی کی آمد | شاہ درانی مراسلہ نجیب الدولہ کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنے بیٹے تیمور شاہ کی شکست
پنجاب پر مرہٹوں کے قبضہ سے پیچ وتاب کھاکر ہندوستان کی مہم کا ارادہ کرچکا تھا فوراً عازم ہند ہوا۔
دتّا نے جب احمد شاہ کے حدود پنجاب میں داخل ہونے کا حال سنا تو اپنی جگہ گوبند رائے
ت کو نجیب الدولہ کے محاصرہ کے لئے چھوڑ کر خود غازی الدین اور جھنکوجی کے اشارہ سے
فق پنجاب کی طرف چلا دہلی سے تھوڑی دور آگے شاہ درانی اور دتّا دونوں ٹکرائے چنانچہ دتاجی
آیا اور دو تہائی فوج دتاجی کے ہمراہ ماری گئی جھنکوجی بھی شریکِ جنگ تھا اس نے فرار ہو کر دکن
شاہ درانی کے آنے اور دتّا کے مارے جانے کی خبر سنائی۔

سرداران مرہٹہ | سداشیو راؤ بھاؤ۔ بشواس راؤ۔ پسر بالاجی راؤ بلونت سنگھ نام ور مرہٹے
ردار دکن سے روانہ ہوئے اور اس عزم اور داعیہ کے ساتھ چلے کہ ہندوستان سے خاندان
دریہ کا نام و نشان مٹا کر دلی کے تخت پر بشواس راؤ کو بٹھائیں گے۔ اور کل بر اعظم ہندوستان
رہٹوں کی شہنشاہی باقاعدہ طور پر قایم کر دیں گے[1]

درانی کا حملہ | شاہ درانی دتّا سے نبٹنے کے بعد انوپ شہر چلا گیا وہاں اقامت اختیار کرتے ہی اپنے

[1] رسالہ عبرت مئی ۲۶ء مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آباد

وزیر سردار شاہ خاں بہادر کے برادر زادہ سردار عطائی خاں بہادر کو سکھرتال کی طرف نجیب الدولہ کو محاصرہ سے نکالنے کے لئے روانہ کیا۔

نجیب الدولہ کو محاصرہ میں پورے چار مہینے گذر چکے تھے اس چار مہینے میں ایک گھانس کا تنکا اور اناج کا دانہ تک محاصرین نے اندر نہیں جانے دیا تھا بہت سے آدمی فاقوں سے مر چکے تھے سردار عطائی خاں معہ کئی ہزار سواروں کے ایک رات میں ساٹھ کوس چل کر سکھرتال کے قریب پہنچا تھا کہ اول اس کو وہ سامان رسد ملا جو دہلی سے نواب غازی الدین نے پنڈت گوبند رائے کی فوج کے لئے روانہ کیا تھا اس سامان رسد میں کئی ہزار بیلوں پر چاول کی بوریاں اور گھی کے کپے لدے ہوئے تھے سردار عطائی خاں مرہٹوں کے محافظ دستہ کو قتل کر کے اس سامان کو قبضہ میں لائے اور گوبند پنڈت کی فوج جو بے خبر اور چین کی بانسری بجا رہی تھی ان پر ٹوٹ پڑے ہنگامہ کارزار کا شور سن کر نجیب الدولہ بھی اپنے قلعہ سے باہر نکل آئے اور اس طرح چشم زدن میں گوبند پنڈت کی بیس ہزار فوج میں سے کثیر التعداد لقمۂ اجل ہوئے باقیماندہ کو اپنی جان سے راہ فرار اختیار کرنا پڑی گوبند پنڈت بھی مع الخیر فراریوں کی سرداری کرتے ہوئے میدان مصاف کو چھوڑ گئے۔

سردار عطائی خاں کی کارگذاری | سردار عطائی خاں نے نواب نجیب الدولہ کی خدمت میں حاضری دی بہر در گلے ملے وہ مال غنیمت جو قبضہ میں آیا تھا پیش کیا اور فاقہ زدہ فوج میں بلاؤ کی دیگیں تقسیم ہو گئیں۔ نجیب الدولہ نے ایک دو روز محاصرہ سے آزاد ہو کر سکھرتال میں قیام کیا اور نجیب آباد چاندپور اور نگینہ کی چھاؤنیوں سے آدمی اور سامانِ ضروری کو بعجلت تمام فراہم کیا اور اِدھر اُدھر اور قرب وجوار کے جانبازان کی فوج میں آ شامل ہوئے۔ علاقہ کا مناسب انتظام اور احکام جاری کرنے کے بعد عطائی خاں کے ہمراہ انوپ شہر کی طرف روانہ ہو گئے"

شاہ درانی کی خدمت میں نوابانِ روہیلکھنڈ کی باریابی | نواب حافظ رحمت خاں، نواب دوندے خاں نواب فیض اللہ خاں وغیرہ بھی بریلی، بسولی، رامپور سے چل کر شاہ درانی کی خدمت میں انوپ شہر

غازی الدین اور شجاع الدولہ | نواب نجیب الدولہ کا سکھرتال میں جب دتا مرہٹے نے محاصرہ کیا تھا تو غازی الدین نے شجاع الدولہ کو خط لکھا تھا کہ تم ہمارے شریک ہو جاؤ یہ بہترین موقعہ ہاتھ لگا ہے ہم تم سب مل کر نجیب الدولہ کا کام تمام کریں ہم سب کا یکساں دشمن ہے اور ہمارے تمہارے زنی اور اعزاز میں آڑے آتا رہتا ہے گو شجاع الدولہ نجیب الدولہ کا دوست نہ تھا اور وہ بھی ایسے موقعہ کی تلاش میں عرصہ سے لگا ہوا تھا مگر اس کو یہ بھی خبر تھی کہ شاہ درانی افغانستان سے قریبی زمانہ میں وارد ہوا چاہتا ہے اس کے علاوہ نواب حافظ رحمت خاں اور دوسرے نواب دوندے خاں سرداران روہیلہ نجیب الدولہ کے معین و مددگار ہیں تو وہ متامل ہوا۔

حدود پنجاب میں شاہ درانی کے آنے کی خبر اور مرہٹوں کی ہمت کا حال سنا تو وہ ادھر سے بادل ناخواستہ نجیب الدولہ کی معاونت کیلئے چلا اور رہدور تک آکر پھر اس کی رائے پلٹی واپس چلا گیا۔

شجاع الدولہ کے اس عاجلانہ ایاب و ذہاب کا اتنا فائدہ ضرور ہوا کہ نجیب الدولہ کے علاقہ میں جو مرہٹوں کے بعض گروہ فساد مچاتے پھر رہے تھے وہ چند روز کے لئے گنگا کے دوسری طرف چلے گئے۔

عالمگیر ثانی کا قتل | شجاع الدولہ تو غازی الدین کے ہاتھ نہ لگا مگر اس کو زیادہ بھروسہ مرہٹے سرداروں پر تھا اور سمجھ رہا تھا کہ نجیب الدولہ اور دیگر سرداران روہیلکھنڈ کا خاتمہ مرہٹے کر دیں گے مگر یکایک خبر لگی کہ شاہ درانی آگیا اور مرہٹوں کی کثیر التعداد فوج اور بہادر سردار مرہٹے چار مہینے تک ایڑی چوٹی کا تمام زور لگا کر نجیب الدولہ اور اس کی مٹھی بھر فوج کو زیر نہ کر سکے تو وہ مایوس ہوا اور اپنے ماموں انتظام الدولہ کو جو قید میں پڑا ہوا تھا اس جرم میں قتل کیا کہ اس کی شاہ درانی سے خفیہ خط و کتابت ہے اسی جرم میں بادشاہ عالمگیر ثانی کو قتل کرایا اور اس کی لاش کو جمنا کی ریتی پر پھینک دیا گیا اب اس کے لئے ان حرکات کے بعد یہی صورت تھی کہ وہ دلی سے رفوچکر ہو جاتے چنانچہ کہیں اس کے لئے پناہ نہ تھی سورج مل جاٹ کے پاس چلا گیا اور منتظر رہا کہ بھاؤ کو دلی پر قبضہ کرنے کی دعوت

دی ہے وہ معہ افواج قاہرہ کے اس طرف سے گذرے گا چنانچہ جب یہ فوج آگئی اس کا رہبر بن کر دہلی لوٹا۔

شاہ درانی کو جب عالمگیر ثانی کے قتل اور غازی الدین خاں کے بھاگ جانے کی خبر لگی تو اس نے سردار یعقوب علیخاں شاہجہاں پوری کو جو نواب حافظ الملک حافظ رحمت خان کا وکیل مطلق تھا دہلی کا فوجدار بنا کر بھیجدیا۔ اور یعقوب علیخاں نے آکر دہلی پر قبضہ جما لیا۔

دلی پر مرہٹوں کا حملہ سداشیو راؤ بھاؤ۔ بشواس راؤ۔ بلونت سنگھ۔ شمشیر بہادر۔ راجہ سورجمل جاٹ۔ نواب غازی الدین خاں۔ مہاراجہ گائیکواڑ۔ ملہار راؤ ہلکر۔ مہاجی سیندھیا۔ ابراہیم خاں گاردی۔ فتح خاں گاردی۔ جہنکوجی۔ دوسرے سرداران راجپوتانہ وغیرہ سب ملکر مغلیہ حکومت کو میٹنے کے لئے دہلی پر حملہ آور ہوئے۔ یعقوب علی خاں پر عرصۂ روزگار تنگ ہو گیا۔ شاہ درانی کو خبر ہوئی اس نے یعقوب علیخاں کو لکھ بھیجا کہ تم قلعۂ دہلی افواج مرہٹہ کے لئے چھوڑ کر چلے آؤ اور دوبا مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے یعقوب علی خاں نے حکم کی تعمیل کی۔

سرداران مرہٹہ کا قبضہ دہلی بھاؤ نے بڑھ کر دہلی پر تصرف کیا —— غازی الدین یہ مرہٹوں کی چیرہ دستی دیکھ رہا تھا کہ وہ مساجد منہدم کر رہے تھے مقابر توڑ رہے تھے رعایا پر ہر قسم کا ظلم کیا جا رہا تھا۔ اور لوٹ کھسوٹ جاری تھی تمام خزانہ پر قبضہ کیا امراء سے جواہرات ظلم کر کے حاصل کئے غرضیکہ بدتمیزی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا

دلی کے تخت نشینی کا خواب بھاؤ نے تمام ساتھی امراء سے مشورہ کیا کہ پیشوا کے بیٹے بشواس راؤ کو دہلی کے تخت پر بٹھایا جائے اور وزیر اعظم شجاع الدولہ کو کیا جائے لیکن پھر سب کے مشورہ سے بشواس راؤ کی تخت نشینی کی رسم کو چند روز کے لئے ملتوی کر دیا کہ پہلے احمد شاہ درانی سے نبٹ لیا جائے۔

مرہٹوں اور شجاع الدولہ میں سازباز تھا وہ اسے اپنا طرفدار اور ہوا خواہ سمجھتے تھے اس لئے اس کی غیر موجودگی میں اس کے لئے بھاؤ نے عہدۂ وزارت تجویز کیا تھا۔

صنم اکبر در جامع مسجد | بہاؤ اپنے ساتھ ایک بہت بڑا پتھر کا بت بنوا کر لایا تھا اور کہتا تھا کہ جس روز وشواس راؤ دہلی کے تخت پر بیٹھے گا اس روز یہ بت دہلی کی جامع مسجد میں نصب کیا جائیگا اور اس مسجد کو ہندوؤں کا معبد بنایا جائے گا۔[1]

مصنف تاریخ احمد لکھتا ہے۔

از فرط غرور و نخوت بر زبان بہاؤ و دیگر سرداران مرہٹہ گزشت کہ بعداز فتح جنگ بادشاہ و قتل سرداران افاغنہ وانہدام بنیان مسلمانان وشواس راؤ را بادشاہ ہندوستان خواہیم ساخت و ایں بت سنگین کلاں را کہ ہمراہ ماست در جامع مسجد گذشتہ معبد قوم ہنود خواہیم گردانید و بجائے بانگ نماز آواز ناقوس بلند خواہیم نمود[1]

میدان پانی پت | بہاؤ نے اپنے تمام لشکر کو ہمراہ لے کر دہلی سے سرہند کی طرف کوچ کیا اس وقت مرہٹوں کی جمعیت کاشی رائے کے بیان سے پانچ لاکھ تھی اور بعض مورخین دس لاکھ لکھتے ہیں اور درانی فوج ۴۰ ہزار۔[2]

۷ رجمادی الاول کو کنج پورہ پہنچا وہاں عبدالصمد خاں محمد زئی اور میاں قطب شاہ وغیرہ سرداران شاہ درانی فراہمی سامان رسد کے لئے مقیم تھے بہاؤ نے ان پر حملہ کیا سب سردار قتل ہو گئے یہ خبر شاہ درانی کو پہنچی تو وہ فوراً نجیب الدولہ و حافظ رحمت خاں و فیض اللہ خاں سرداران روہیلکھنڈ کو ہمراہ لے کر مرہٹوں کی تادیب کے لئے روانہ ہوا جس وقت باغپت کے گھاٹ پر پہنچے تو دریائے جمنا طغیانی پر تھا فوج کا پار اترنا سخت دشوار تھا شاہ درانی دریا کے کنارے کھڑا ہوا اور قرآن کریم کا کوئی حصہ پڑھ کر ایک تیر پر دم کیا اور تیر دریا میں ڈال کر کہا کہ یہ تیر رہبری کرے گا اس کے پیچھے بسم اللہ کہہ کر گھوڑے ڈال دو چنانچہ تمام لشکر دریا کے پار اتر گیا گھوڑوں کے زین تک پانی نہ پہنچا۔ دریا کے پار ہو کر لشکر کی درستی اور سامان کے ٹھیک کرنے کی غرض سے ایک دو روز نہایت آہستگی کے ساتھ کوچ کیا سنبھالکہ کی سرائے کے متصل قیام کیا گیا

(باقی آئندہ)

---

[1] تاریخ احمد ص ۱۲ [2] تاریخ تراب ص ۳۲۸